ماہِ رمضان کے فضائل اور مسائل

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

ماہِ رمضان کے فضائل اور مسائل

اس رسالہ میں رمضان المبارک کے اہم فضائل اور ضروری مسائل لکھے گئے ہیں، ہر مسلمان مرد وعورت کے لئے ان کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

فون نمبر: 5-5016664

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست مضامین

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الحمدللّٰه رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی
رَسُوله مُحمَّد وآله واصحابه اجمعین. امّا بَعد

رمضان المبارک آنے والا ہے، اس کی برکتیں اور رحمتیں بے شمار ہیں، یہ آخرت کمانے اور بنانے کا مہینہ ہے، اس کے لئے پہلے سے تیاری کرنے کی ضرورت ہے، اس ماہ میں جتنے کام عام طور پر پیش آتے ہیں ان میں سے جتنے کام رمضان المبارک سے پہلے ہوسکیں انہیں پہلے ہی کرلیں اور جو کام رمضان المبارک میں کرنے ہوں، ان میں بھی کم سے کم وقت لگائیں اور زیادہ سے زیادہ وقت رمضان المبارک میں ذکر و عبادت اور دعاء تلاوت کے لئے فارغ کریں، بلاضرورت لوگوں سے ملاقات بھی نہ کریں تاکہ فضولیات میں قیمتی مہینہ یا اس کے لمحات ضائع نہ ہوں۔

اس ماہ میں گناہوں سے بچنے کی خوب کوشش کریں، آنکھ کان، ناک، دل، زبان اور ہاتھ پیروں کو گناہوں سے بچائیں، ٹی وی نہ دیکھیں، گانا نہ سُنیں، خواتین بے پردگی کے گناہ سے بطور خاص بچیں، جھوٹ، غیب، چغلی گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے

سے بچیں، اور تراویح پورے ماہ پابندی سے ادا کریں۔

گڑا گڑا کر اپنے، اپنے والدین، اہل وعیال، بہن بھائی، دوست، احباب، عزیز و اقارب اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کی مغفرت کے لئے دعاء کریں اور اللہ تعالیٰ سے خاص طور پر اس کی رضا اور جنت مانگیں، اس کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگیں، جو فضائل احادیث طیبہ میں بیان کئے گئے ہیں جن کا مختصر تذکرہ آگے آرہا ہے، انہیں حق تعالیٰ سے مانگیں اور مسائل کا مطالعہ کریں اور بوقت ضرورت ان پر عمل کریں! لیجئے چند فضائل یہ ہیں:۔

ماہ رمضان کا اجر وثواب

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماہِ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک خطبہ دیا...... اس میں آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہورہا ہے، اس مبارک مہینے میں ایک رات (شبِ قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس مہینے میں کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں

میں بارگاہ خداوندی میں کھڑا ہونے (یعنی تراویح پڑھنے) کو نفل عبادت مقرر کیا ہے (جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے) جو شخص اس مہینے میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو اس کو دوسرے زمانے کے فرضوں کے برابر اس کا ثواب ملے گا، اور اس مہینے میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانے کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا۔

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ جس میں مؤمن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو (اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لئے) افطار کرایا تو یہ اس کے لئے گناہوں کی مغفرت اور آتشِ دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے''۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا (تو کیا غرباء اس ثوابِ عظیم سے محروم رہیں گے؟) آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ

ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلادے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوضِ (کوثر) سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس ہی نہیں لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اس ماہِ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتشِ دوزخ سے آزادی ہے (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اور جو آدمی اس مہینے میں اپنے غلام وخادم کے کام میں تخفیف اور کمی کردے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا۔ (بیہقی)

ف: ماہِ مبارک، کیسا مبارک مہینہ ہے کہ اس میں ہر فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہے اور ہر نفل عبادت کا ثواب فرض کے برابر ہے۔ یہ صبر وغمخواری کرنے کا مہینہ ہے، روزہ افطار کرانا گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ نیز روزہ کھلوانے سے جس کا روزہ کھلوایا ہے اس کے روزہ

کے برابر روزہ کھلوانے والے کو ثواب ملتا ہے اور پیٹ بھر کر کھلانا حوض کوثر سے جامِ کوثر نصیب ہونے اور جنت ملنے کا ذریعہ ہے، اس ماہ کا ہر عشرہ خاص اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ پہلا عشرہ سراسر رحمت ہے، دوسرا عشرہ دن ورات مغفرت کا عشرہ ہے اور آخری عشرہ دوزخ سے آزادی کے لئے ہے اس لئے اس ماہ کی دل و جان سے قدر کریں اور مذکورہ تمام فضائل حاصل کرنے کی فکر کریں ورنہ گیا وقت ہاتھ نہیں آتا جو کچھ حاصل کرنا ہے جلدی کرلیں ورنہ آخرت میں پچھتانے سے کچھ نہ ہوگا۔

فرشتوں کی دعاء اور یاقوت کا محل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ بھی رمضان شریف کی آخری رات آنے تک بند نہیں کیا جاتا اور کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں ہے کہ رمضان شریف کی راتوں میں

سے کسی رات میں نماز پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر سجدے کے بدلے میں ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک مکان بنادے گا جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازے کے لئے سونے کا ایک محل ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا پھر جب روزہ دار رمضان المبارک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گذشتہ سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس روزہ دار کے لئے روزانہ صبح کی نماز سے لے کر غروبِ آفتاب تک ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے رہتے ہیں اور رمضان شریف کی رات یا دن میں (اللہ کے حضور جب) کوئی سجدہ کرتا ہے تو ہر سجدے کے عوض اس کو (جنت میں) ایک ایسا درخت ملتا ہے جس کے سایہ میں سوار پانچسو برس تک چل سکتا ہے۔

(الترغیب والترھیب)

ف : رمضان المبارک میں ہر سجدہ کے بدلہ ڈھائی ہزار نیکیاں ملتی ہیں اور جنت میں سرخ رنگ کے یاقوت کا ایک محل بنایا جاتا ہے، جس کے ساٹھ ہزار دروازہ ہوں گے اور روزہ دار کے پچھلے سارے گناہ صغیرہ معاف ہوجائیں گے اس کے لئے

روزانہ صبح سے لے کر شام تک ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں گے، ہر سجدہ کے بدلہ میں جنت میں ایک ایسا درخت لگایا جائے گا جس کے سایہ میں سوار پانچسو سال تک چل سکتا ہے۔ اس ثواب عظیم کو حاصل کرنے کے لئے ماہِ رمضان تک اگر دنیاوی مصروفیات بالکل چھوڑ دی جائیں تو بھی بہت سستا سودا ہے ورنہ ان کو کم سے کم کرنا تو کچھ مشکل نہیں، سوچ لیں ابھی یہ نعمت ملی ہوئی ہے، اس کی قدر کرلیں ورنہ قدر نعمت بعد زوال سے کیا حاصل؟

عظیم الشان محل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ جنت ماہِ رمضان کیلئے شروع سال سے اخیر سال تک سجائی جاتی ہے جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت (اللہ تعالیٰ سے) عرض کرتی ہے اے اللہ! اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں میں سے کچھ بندے میرے اندر قیام کرنے والے مقرر فرما دیجئے (جو عبادت کر کے میرے اندر داخل ہوسکیں) (اسی طرح) حورِعین

بھی عرض کرتی ہیں کہ اے خدائے ذوالجلال! اس بابرکت مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے واسطے کچھ خاوند مقرر فرما دیجئے۔ چنانچہ جس شخص نے رمضان شریف کے مہینے میں اپنے نفس کی حفاظت کی اور کوئی نشہ آور چیز نہیں پی، اور نہ کسی مومن پر (کوئی) بہتان لگایا اور نہ کوئی گناہ (کبیرہ) کیا تو اللہ جل شانہ (رمضان شریف کی) ہر رات میں اس بندہ کی سو حوروں سے شادی کر دیتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک محل سونے، چاندی اور یاقوت اور زمرد کا تیار کر دیتے ہیں (اس محل کی لمبائی، چوڑائی کا یہ عالم ہے کہ) اگر ساری دنیا اکٹھی کر کے اس محل میں رکھ دی جائے تو ایسی معلوم ہو جیسے دنیا میں کوئی بکریوں کا باڑہ (یعنی جس طرح تمام دنیا کے مقابلہ میں بکریوں کا باڑہ چھوٹا سا معلوم ہوتا ہے اسی طرح اگر ساری دنیا جنت کے اس محل میں رکھ دی جائے تو بکریوں کے باڑے کی طرح چھوٹی سی معلوم ہوگی)۔

اور جس شخص نے اس مبارک مہینے میں کوئی نشہ والی چیز پی یا کسی مؤمن پر کوئی بہتان لگایا یا کوئی گناہ (کبیرہ) کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے نیک اعمال ختم کر دیں گے لہٰذا رمضان شریف کے مہینے میں بے احتیاطی سے بچو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا

مہینہ ہے اس میں حدود سے آگے نہ بڑھو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے گیارہ مہینے مقرر کئے ہیں جن میں تم (طرح طرح کی) نعمتیں استعمال کرتے ہو اور لذتیں حاصل کرتے ہو۔ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرانے کے لئے خاص فرما لیا ہے۔ لہٰذا رمضان کے مہینہ میں بے احتیاطی سے گریز کرو۔ (اور جان و دل سے اطاعت کرو)۔ (جمع الفوائد)

ف: رمضان المبارک کا مہینہ خالص آخرت کمانے کا مہینہ ہے اس لئے اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے، تمام گناہوں سے خصوصاً نشہ والی چیزیں استعمال کرنے بہتان لگانے اور دیگر بڑے بڑے گناہوں سے بچیں اور سنت کے مطابق عبادت کا اہتمام کریں، ایسا کرنے پر رمضان المبارک کی ہر شب میں سو حوریں نکاح میں دی جائیں گی اور جنت میں سونے چاندی، یاقوت اور زمرّد کا ایک عظیم الشان محل تیار کیا جائے گا جس کی وسعت کا تصور انسانی ذہن سے بالا ہے، آپ بھی کچھ کرلیں۔

دعاء کی قبولیت اور شیطان کی گرفتاری

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رمضان شریف کی پہلی رات ہوئی تو سرکارِ دو عالم ﷺ (لوگوں سے خطاب کرنے کے لئے) کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کر کے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہاری طرف سے تمہارے دشمن جنات کے لئے خداوند تعالیٰ کافی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم سے دعاء قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے (چنانچہ کلام پاک میں) ارشاد ہے:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

مجھ سے دعاء مانگو میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔ خوب سُن لو! خداوندِ قدوس نے ہر سرکش شیطان پر سات فرشتے (نگرانی کے لئے) مقرر فرما دیئے ہیں لہٰذا اب وہ ماہ رمضان گذرنے تک چھوٹنے والے نہیں ہیں اور یہ بھی سُن لو! رمضان شریف کی پہلی رات سے اخیر رات تک (کے لئے) آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور اس مہینے میں دعاء قبول ہوتی ہے۔

جب رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی پہلی شب ہوتی تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (ہمہ تن عبادت میں مصروف

ہونے کے لئے) تہبند کس لیتے اور ازواج مطہراتؓ سے علیحدہ ہو جاتے، اعتکاف فرماتے، شب بیداری کا اہتمام فرماتے کسی نے پوچھا شَدُّ الْمِیْزَر (یعنی تہبند کس لیتے) کا کیا مطلب ہے تو راوی نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں بیویوں سے الگ رہتے تھے۔ (کنز العمال)

ف: اس ماہ کو اللہ پاک نے اپنی عبادت کے لئے خاص فرمایا ہے جس کے لئے خصوصی انتظام بھی فرمایا ہے کہ بڑے بڑے شیطان جو عبادت سے روکتے یا ان میں خلل ڈالتے ہیں، انہیں اس ماہ میں بند کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ مسلمانوں کی عبادتوں کو خراب نہ کریں یا ان کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ ڈالیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بھی اس ماہ میں عبادت کے خاص اہتمام کی ہے، اس لئے اس ماہ میں ذکر و تلاوت اور دیگر عبادات کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہئے اور دل و جان سے دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ ان کی قبولیت کا خاص وعدہ ہے۔

شب و روز لاکھوں کی تعداد میں مغفرت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب رمضان شریف کے مہینے کی پہلی شب ہوتی ہے تو جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (اور پورے مہینے یہ دروازے کھلے رہتے ہیں) ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی پورے مہینے بند نہیں ہوتا اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں (اور تمام مہینے دروازے بند رہتے ہیں) اس دوران کوئی ایک دروازہ بھی نہیں کھلتا اور سرکش جنات قید کردیئے جاتے ہیں۔

اور (رمضان شریف کی) ہر رات میں ایک آواز لگانے والا (تمام رات) صبح صادق تک یہ آواز لگاتا رہتا ہے کہ اے بھلائی اور نیکی کے تلاش کرنے والے (نیکی کا ارادہ کر اور) خوش ہوجا اور اے بدی کا قصد کرنے والے (بدی سے) رک جا اور اپنے حالات میں غور کر اور ان کا جائزہ لے اور یہ بھی آواز لگاتا ہے۔

- کوئی گناہوں کی معافی چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں۔
- کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ اس کی توبہ قبول کرلی جائے۔

❁ کوئی دعاء مانگنے والا ہے؟ اس کی دعاء قبول کی جائے۔

❁ کوئی ہم سے کسی چیز کے متعلق سوال کرنے والا ہے؟ کہ اس کا سوال پورا کر دیا جائے۔

رمضان شریف کے مہینہ میں روزانہ رات کو (روزہ) افطار کرتے وقت ساٹھ ہزار آدمی جہنم سے بری فرماتے ہیں۔ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اتنی تعداد میں جہنم سے بری فرماتے ہیں کہ مجموعی طور پر جتنی تعداد پورے مہینے میں آزاد فرمائے ہیں (یعنی ساٹھ ساٹھ ہزار تیس مرتبہ، جن کی کل تعداد اٹھارہ لاکھ ہوتی ہے۔ (الترغیب والترھیب)

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل شانہ رمضان المبارک کی ہر شب میں چھ لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے بری فرماتے ہیں اور جب رمضان المبارک کی آخری شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ (اتنی تعداد میں آدمیوں کو دوزخ سے) بری فرماتے ہیں جتنی تعداد میں آج رات تک پورے مہینہ میں آزاد فرمائے ہیں۔ (الترغیب والترھیب)

(جنکی تعداد ایک کروڑ اسی لاکھ بنتی ہے)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رمضان المبارک کی فضیلت کے متعلق ایک بہت طویل اور جامع روایت منقول ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے بری فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کئے گئے ہیں ان کے برابر ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں۔ (الترغیب والترھیب)

ف: پہلی حدیث کی رو سے ہر شب میں ساٹھ ہزار کی بخشش ہوتی ہے اور دوسری حدیث میں ہر شب میں چھ لاکھ آدمی دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہیں۔ تیسری حدیث سے واضح ہے کہ روزانہ افطار کے وقت جہنم کے مستحق دس لاکھ آدمی جہنم سے رہا ہوتے ہیں جو حق تعالیٰ شانہ کا محض کرم ہے اور مزید کرم یہ ہے کہ ان کی طرف سے ہر رات یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی توبہ کرنا چاہئے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے، کوئی دعا کرنا چاہے تو اس کی دعا قبول کر لی جائے، اس لئے توبہ واستغفار اور دعا کا خاص اہتمام رکھنا چاہئے۔

رمضان شریف میں اُمت پر پانچ خصوصی انعام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ رمضان شریف کے متعلق میری امت کو خاص طور پر پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں:

❶ ...... روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو بھوک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

❷ ...... ان کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعاءِ مغفرت کرتی ہیں، اورافطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔

❸ ...... جنت ہر روز ان کے لئے سجائی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں۔

❹ ...... اس ماہِ مبارک میں سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں (یعنی رمضان میں شیاطین قید ہونے کی بناء پر روزہ داروں کو گناہوں پر نہیں ابھار سکتے، لیکن انسان کا نفس گناہ کرانے میں شیاطین سے کم نہیں ہے اور گناہوں کا چسکا بھی گناہوں کی پٹڑی پر چلاتا رہتا

ہے تاہم پھر بھی گناہوں کی کمی اور عبادت کی کثرت کا ہر شخص مشاہدہ کرتا ہے)۔

۵ ...... رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب)

ف: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کی امت کو کیا کیا نعمتیں ملی ہیں، آپ بھی مذکورہ انعامات پر غور کریں۔ اپنے روزہ کو گناہوں کو آلودگی سے دور رکھیں اور ذکر و تلاوت اور درود سلام کی کثرت سے آراستہ رکھیں اور زیادہ سے زیادہ مذکورہ انعامات کے مستحق بنیں۔

ایک روزہ کا بدلہ

حضرت ابو مسعود غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کا چاند نظر آنے پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان المبارک کی کیا حقیقت ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے پھر

(قبیلۂ) خزاعہ کے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! رمضان کے بارے میں ہمیں کچھ) بتلائیے آپ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے لئے جنت شروع سال سے اخیر سال تک سجائی جاتی ہے، جب رمضان شریف کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش (الٰہی) کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے درختوں کے پتے ہلنے (اور بجنے) لگتے ہیں اور حورِعین عرض کرتی ہیں اے ہمارے رب! اس مبارک مہینے میں ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے کچھ شوہر مقرر کر دیجئے جن سے ہم اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں اور وہ ہم سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں (اس کے بعد پھر) آپ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ رمضان شریف کا روزہ رکھے مگر یہ بات ہے کہ اس کی شادی ایسی حور سے کر دی جاتی ہے جو ایک ہی موتی سے بنے ہوئے خیمے میں ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے:

حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ یعنی حوریں ہیں جو خیموں میں رُکی رہنے والی اور ان عورتوں میں سے ہر عورت کے جسم پر ستر قسم کے لباس ہوں گے جن میں سے ہر لباس کا رنگ دوسرے لباس

سے مختلف ہوگا اور انہیں ستر قسم کی خوشبو دی جائے گی جن میں سے ہر عطر کا انداز دوسرے سے جدا ہوگا اور ان میں سے ہر عورت کی (خدمت اور) ضرورت کے لئے ستر ہزار نوکرانیاں اور ستر ہزار خادم ہوں گے ہر خادم کے ساتھ ایک سونے کا بڑا پیالہ ہوگا جس میں کئی قسم کا کھانا ہوگا (اور وہ کھانا اس قدر لذیذ ہوگا کہ) اس کے آخری لقمے کی لذت پہلے لقمے سے کہیں زیادہ ہوگی اور ان میں سے ہر عورت کے لئے سرخ یاقوت کے تخت ہوں گے، ہر تخت پر ستر بستر ے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے اور ہر بستر ے پر ستر گدے ہوں گے اور اس کے خاوند کو بھی اسی طرح سب کچھ دیا جائے گا (اور وہ) موتیوں سے جڑے ہوئے سرخ یاقوت کے ایک تخت پر بیٹھا ہوگا۔ اس کے ہاتھوں میں دو کنگن ہوں گے یہ رمضان المبارک کے ہر روزہ کا بدلہ ہے (خواہ) جو (شخص) بھی روزہ رکھے (اور روزہ دار نے) روزہ کے علاوہ جو نیکیاں اور (اعمالِ صالحہ) کئے ہیں ان کا اجر وثواب اس کے علاوہ ہے، مذکورہ ثواب صرف روزہ رکھنے کا ہے۔ (الترغیب والترھیب)

ف: بار بار اس حدیث کو پڑھیں اور غور کریں کہ رمضان

المبارک کے صرف ایک روزہ کا کتنا عظیم اجروثواب ہے، اور روزے پابندی سے رکھیں اور اپنے تمام اعضاء کو گناہوں سے بچانے کا خاص خیال رکھیں۔

بلا عذر روزہ نہ رکھنا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے (شرعی) اجازت اور (مرض کی) مجبوری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا اگر وہ ساری عمر (بھی روزے) رکھے تب بھی اس کی قضا نہیں ہوسکتی۔ (مشکوۃ المصابیح)

ف: جو لوگ بلا عذر شرعی رمضان المبارک میں روزے نہیں رکھتے وہ غور کریں کہ رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنے کا کتنا بڑا نقصان ہے، ضابطہ میں گو روزہ کی قضا ہو جائے لیکن رمضان المبارک میں اس کو رکھنے پر جو ثواب عظیم مل سکتا تھا وہ عمر بھر روزہ رکھنے سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اسلئے چند روز کی گرمی وسردی سب برداشت کرلیں اور رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔

روزہ کے ضروری مسائل

فضائل کے بعد اب روزہ کے کچھ ضروری مسائل لکھے جاتے ہیں جن سے واقف ہونا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے ضروری ہے تاکہ بوقت ضرورت ان پر عمل کیا جا سکے لہٰذا ان مسائل کو توجہ سے پڑھیں روزہ کے مسائل چار قسم پر ہیں۔ انہیں ترتیب وار ذیل میں لکھا گیا ہے، ملاحظہ فرمالیں:۔

روزہ مکروہ نہیں ہوتا

وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا اور مکروہ بھی نہیں ہوتا یہ ہیں:۔

- کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (ا۔ ر۔ ب)
- کسی عذر سے رگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا۔ (ر، ب)
- سخت ضرورت کے وقت خون چڑھوانا۔ (ر)
- طاقت کا انجکشن لگوانا۔ (ع)
- ایسی آکسیجن دینا جو خالص ہو اور اس میں ادویات کے اجزاء شامل نہ ہوں۔ (ر)
- کلی کرنے کے بعد منہ کی تری لگنا۔ (ڑ)
- اپنا لعابِ دہن جو اپنے منہ میں ہو نگل لینا، البتہ اسے منہ میں

جمع کر کے نگلنا نہ چاہئے۔(ر)

✪ ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔(ب)

✪ ناک کو اس قدر زور سے سڑک لینا کہ حلق کے اندر چلی جائے۔(ب)

✪ دانت اس طرح نکلوانا کہ روزہ بے خطر ہو جائے اور خون حلق میں نہ جائے۔(ر۔ب)

✪ دانتوں سے نکلنے والا خون نگل لینا، بشرطیکہ وہ لعاب دہن سے کم ہو اور منہ میں خون کا ذائقہ معلوم نہ ہو۔(ا۔ر۔ب)

✪ نکسیر پھوٹنا۔(ر۔ب)

✪ چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا۔(ب)

✪ کسی زہریلی چیز کا ڈسنا۔(ب)

✪ مرگی کا دورہ پڑنا۔(ب)

✪ بواسیر کے مسوں کو (جن کا محل عموماً پاخانہ کی جگہ کا کنارہ ہوتا ہے) طہارت کے بعد اندر دبا دینا۔(ب)

✪ حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا۔(ا۔ر)

- بھول کر کھانا پینا یا بھول کر بیوی سے صحبت کرنا۔(ا۔ر)
- اگر جماع کا اندیشہ نہ ہوتو بیوی سے بوس و کنار کرنا۔(ر)
- سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہو جانا۔(ا۔ر۔ب)
- کان میں پانی ڈالنا یا بے اختیار چلے جانا۔(ا)
- خود بخود قے آنا۔(ر)
- آنکھوں میں دوا یا سرمہ لگانا۔(ا۔ر)
- عطر یا پھولوں کی خوشبو سونگھنا۔(ا۔ر)
- دھونی دینے کے بعد اگربتی اور لوبان کی خوشبو سونگھنا جبکہ انکا دھواں باقی نہ رہے۔(ر)
- رومال بھگو کر سر پر ڈالنا اور کثرت سے نہانا۔(ر)
- بچہ کو دودھ پلانا۔(ر)
- پان کی سرخی اور دوا کا ذائقہ منہ سے ختم نہ ہونا۔(ر)

روزہ مکروہ ہو جاتا ہے

وہ صورتیں جن میں روزہ نہیں ٹوٹتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے یہ ہیں

- ٹوتھ پیسٹ، منجن، مسی، دنداسہ اور کوئلہ وغیرہ سے دانت صاف کرنا، جبکہ ان کا کوئی جز حلق میں نہ جانے پائے (ر۔ب)
- نفس کے بے اختیار ہو کر صحبت ہو جانے یا انزال ہو جانے کا خطرہ ہو تو بیوی سے بوس و کنار کرنا، معانقہ کرنا اور ساتھ لیٹنا۔ (ر)
- بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا چکھ کر تھوکنا۔ (ا۔ر۔ب)
- غیبت کرنا۔ (ا۔ر)
- لڑنا جھگڑنا اور گالی گلوچ کرنا، خواہ کسی انسان کو گالی دے یا بے جان چیز کو۔ (ا۔ر)
- خون دینا، فصد کرنا۔ (ا۔ر)
- اپنے منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا۔ (ر۔ب)
- بلا عذر رگ کے ذریعہ گلوکوز چڑھوانا۔ (ب)

روزہ ٹوٹ جاتا ہے

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف قضا واجب ہوتی ہے، یہ ہیں:

- ڈاڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا۔ (ر)
- کسی مرض کی وجہ سے اتنا خون یا پیپ دانتوں سے نکل کر

حلق میں چلا جائے جو لعابِ دہن کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جس کی علامت یہ ہے کہ تھوک میں ان کا رنگ نظر آئے اور منہ میں ذائقہ محسوس ہو۔ (ر۔ب)

✦ ناک اور کان میں تر دوا ڈالنا اور ایسی ناس لینا یا خشک سفوف ڈالنا جس کا جوفِ دماغ میں پہنچنا یقینی ہو۔ (ا۔ر۔ب)

✦ اپنے ہاتھ سے منی نکالنا۔ (ر)

✦ بیوی کا بوس و کنار کرنے کی وجہ سے انزال ہونا۔ (ا۔ر)

✦ ایسی چیز کا نگل جانا جسے عادۃً کھایا نہیں جاتا جیسے کنکر اور لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ۔ (ا۔ر)

✦ یہ سمجھ کر کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزہ افطار کر لینا۔ (ر)

✦ بیماری یا کسی مجبوری میں روزہ افطار کر لینا۔ (ر)

✦ سحری کا وقت خیال کر کے صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھا لینا۔ (ا۔ر)

✦ یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے افطار کر لینا۔ (ا۔ر)

✦ گھوڑا دوڑانے سے شرمگاہ کو حرکت ہوئی اور انزال ہو گیا، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ احتیاط اسی میں ہے کہ قضا کر لے۔ (ر)

- روزہ یاد ہو مگر وضو کرتے ہوئے یا نہاتے ہوئے بلا اختیار حلق میں پانی چلا جائے۔ (ا۔ر۔ب)
- غروب آفتاب سے پہلے چاند صاف نظر آیا، کسی عالم نے وثوق سے افطار کر لینے کا فتویٰ دیا جبکہ خود کو اس بارے میں مسئلہ معلوم نہ تھا اس لئے افطار کر لیا، اس صورت میں قضا بھی کرے، اور استغفار بھی، البتہ اس عالم پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔ (ر)
- قصداً منہ بھر کرتے کر لینا۔ (ا۔ب)
- لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا۔ (ا۔ب)
- منہ میں آنسو یا پسینے کے قطرے چلے جائیں اور منہ میں ان کا ذائقہ محسوس ہو اور روزہ دار ان قطروں کو نگل لے۔ (ب)

قضا و کفارہ دونوں واجب

وہ صورتیں جن میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا و کفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں یہ ہیں:۔

قضا یہ ہے کہ ایک روزہ کی قضا میں ایک روزہ رکھا جائے۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کریں، جہاں غلام نہیں ملتے یا اس

کے خریدنے پر قدرت نہیں وہاں ساٹھ روزے مسلسل رکھیں، بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے ہوں گے۔ اور اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائیں۔

- جان بوجھ کر کچھ کھا پی لینا۔ (ر)
- کسی بزرگ کا تھوک تبرکاً چاٹ لینا، یا بیوی یا اپنے بچہ کا لعاب نگل لینا۔ (ر)
- مسئلہ معلوم ہو یا نہ ہو، بیوی سے صحبت کرنا جبکہ روزہ یاد ہو۔ (ر)
- جان بوجھ کر کچا گوشت یا چاول کھا لینا۔ (ر)
- جان بوجھ کر سگار، حقہ بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینا۔ (ر)
- اگر کسی نے تھوڑی سی نسوار روزہ کی حالت میں منہ کے اندر رکھ کر فوراً نکال دی اور اس کا پورا یقین ہو کہ نسوار کا کوئی جزو حلق میں نہیں گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ بالاتفاق مکروہ ہے۔ مگر چونکہ عادۃً ایسا ہونا متعذر ہے کہ نسوار کا جزو حلق میں نہ جائے خصوصاً جبکہ استعمال کرنے والے کافی دیر تک منہ میں رکھے رہتے ہیں اور ذرا دیر رکھنے سے مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا اور اس کے رہنے سے لعاب بھی زیادہ پیدا

ہوتا ہے لہٰذا مروجہ طور پر نسوار استعمال کرنا مفسد صوم ہی قرار دیا گیا ہے اور اس سے قضا و کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔ (ر)

وضاحت

روزے کے جو مسائل اوپر لکھے گئے ہیں وہ تین رسائل سے لئے گئے ہیں:

۱...... احکام رمضان المبارک سیدی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ (ا)

۲...... روزے کے ضروری مسائل۔ از احقر (ر)

۳ ماہنامہ البلاغ۔ شعبان ۱۴۱۵ھ (ب)

آسانی کے پیش نظر حوالہ کے لئے ان رسائل کے نام کے شروع کا ایک ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس پورے رسالہ کی نشاندہی کرتا ہے۔

رمضان المبارک کے معمولات

رمضان المبارک ابناءِ آخرت بننے کا مہینہ ہے، دنیاوی، کاروباری اور ملازمتی مصروفیات کم سے کم کر کے اور غیر ضروری تعلقات ختم کر کے زیادہ سے زیادہ ماہ مبارک میں اسلامی زندگی اختیار کریں جس کیلئے درج ذیل امور کو اپنے اپنے حالات کے مطابق

ترتیب دے کر اور ایک نظام الاوقات بنا کر پابندی سے انجام دیں:

- صدقِ دل سے تمام گناہوں سے توبہ کرنا اور کثرت سے توبہ واستغفار کا اہتمام رکھنا۔

- روزہ رکھنے اور تراویح پڑھنے کا پورا اہتمام کرنا۔ بلا عذر شرعی ترک نہ کرنا۔

- روزے میں آنکھ، کان، ناک، زبان، دل، دماغ اور تمام اعضاء کو ہر گناہ سے بچانے کی پوری کوشش کرنا۔

- نماز با جماعت کا مکمل اہتمام کرنا۔

- اشراق، چاشت، اوّابین، صلوٰۃ التسبیح، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوٗ اور تہجد کے نوافل کا معمول بنانا۔

- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا مطالعہ کرنا اس مقصد کے لئے ''اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم'' تالیف حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحبؒ کا مطالعہ بہت کافی ہے۔

- تلاوتِ قرآنِ کریم کا جس قدر زیادہ ہو سکے معمول بنانا۔

- چلتے پھرتے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد رکھنا، کبھی کبھی پورا کلمہ پڑھ کر پھر درود شریف پڑھ لیا کریں۔

✦ جنت الفردوس مانگنا اور عذاب دوزخ سے پناہ مانگنا، نیز ملک وملت کی صلاح وفلاح کی دعا کرنا اور اس ناکارہ کے لئے بھی دعاءِ مغفرت اور خاتمہ بالخیر کی دعا فرمادیں تو بڑا کرم ہوگا۔

اگر ماہ مبارک ان باتوں کے التزام کے ساتھ گذر گیا تو قوی امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور دل کی حالت بدلے گی، زندگی میں انقلاب آئے گا، دنیا کی بے ثباتی ناپائیداری اور فنائیت محسوس ہو کر اس سے بے رغبتی دل میں پیدا ہوگی، فکرِ آخرت کا ذوق پیدا ہوگا، اس کرب انگیز زندگی میں سکون واطمینان محسوس ہوگا اور پھر سال کے دیگر مہینوں میں بھی اپنے آپ کو اسلامی زندگی سے قریب رکھنا سہل ہو جائے گا!

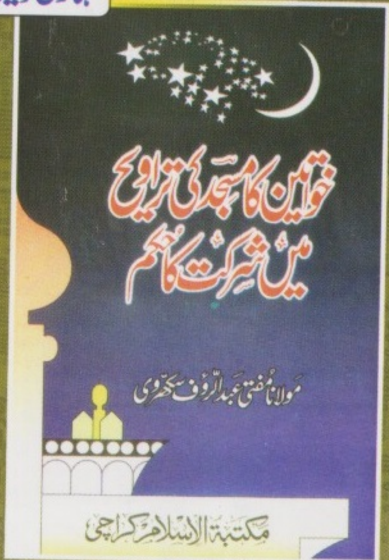
اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ مِنَ الْقَوْلِ
وَالْعَمَلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
قَدِيْرٌ آمِيْن بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

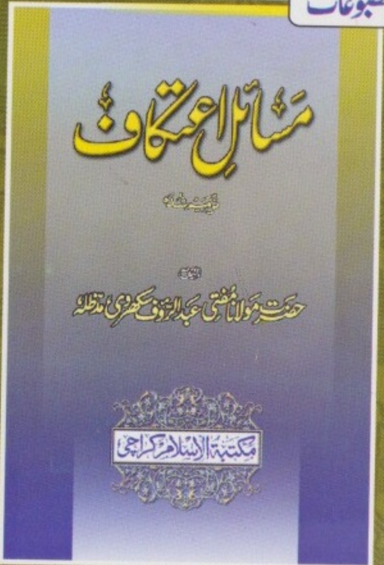
بقلم

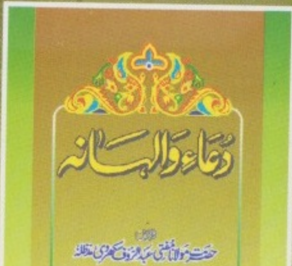
بندہ عبدالرؤف سکھروی

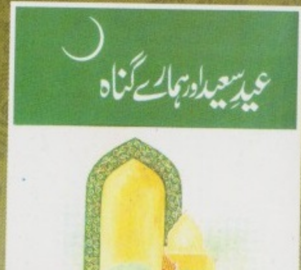
۱۳؍رجب ۱۴۱۷ھ

ہماری دیگر مطبوعات









مکتبۃ الاسلام

کورنگی کراچی